ہماری گائے

نصرت شمسی

انجمن اسٹریٹ، رامپور (یوپی)، موبائل: 9045380276

میرٹھ (یو۔ پی) کا ایک تاریخی اور بہت بڑا شہر ہے جس کی بہت سی خوبیاں ہیں۔ جیسے آزادی کی لڑائی کی شروعات میرٹھ سے ہوئی۔ ایک اور خصوصیت اس شہر کی یہ ہے کہ میرٹھ شہر میں ایک نالا بہتا ہے جو پورے شہر کو جوڑتا ہے۔ اسے 'ابو کا نالا' کہتے ہیں۔ سنا ہے کسی زمانے میں اس میں صاف پانی بہتا تھا۔ شہر کے ہر حصہ کو یہ نالا جوڑتا ہے۔ میرٹھ کا آڑو اور قینچی بھی بہت مشہور ہے۔ اسی طرح میرٹھ شہر میں ہر سال اپریل کے مہینے میں ایک میلہ لگتا ہے۔ جسے 'چنڈی دیوی' کا میلہ کہا جاتا ہے۔ یہ میلہ نوچندی کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں ملک بھر کے تاجر اپنا اپنا مال لے کر آتے ہیں اور دکانیں لگاتے ہیں۔ بچے سے لے کر بوڑھوں تک کے لیے یہ ایک تفریح گاہ بن جاتا ہے مگر اب بدلتے وقت کے ساتھ رفتہ رفتہ اس میلے میں وہ حسن باقی نہ رہا۔ اسی طرح میرٹھ میں لال اینٹوں سے بنی ایک تاریخی عمارت شہر کے بیچ میں بنی کھڑی ہے۔ جسے گھنٹہ گھر کہا جاتا ہے۔ جو دیکھنے میں بہت خوبصورت اور بلند ہے۔ اس کے تین بڑے بڑے گیٹ ہیں۔ اس گھنٹہ گھر میں چاروں سمتوں میں گھنٹے لگے ہیں جو شہر بھر کو وقت گزرنے کا احساس دلاتے رہتے ہیں۔ اس عمارت کے سب سے اوپر ایک مور لگا ہوا ہے جو اب لوہے کا ہے، مگر ہمارا ملک جب سونے کی چڑیا کہا جاتا تھا تب یہ مور بھی سونے کا تھا۔

لگتا ہے سب بچوں کے دل میں تجسس پیدا ہونے لگا کہ میرٹھ شہر کیسا ہوگا؟ جی ہاں! اس شہر کے ایک محلّہ مشائخان میں ۱۲ر نومبر ۱۸۴۴ء کو ایک بچہ پیدا ہوا جس کا نام اسماعیل رکھا گیا۔ اب یہ محلّہ اسماعیل نگر کے نام سے جانا جاتا ہے۔ آج ہم انہی اسماعیل میرٹھی کی ایک مشہور نظم سناتے ہیں۔ اس نظم کے مشکل الفاظ 'لغت اطفال' کے ذریعہ سمجھ لیں گے اور پھر ہم اس کی کہانی آپ کو سنائیں گے۔

جو نظم ہم سنانے جا رہے ہیں اس میں ایک ایسی چیز کا ذکر ہے جسے استعمال کر کے ہر بچہ بڑا اور طاقت ور بنتا ہے اور اس چیز میں اللہ نے وہ تمام ضروری اجزا شامل کیے ہیں جو ہمارے جسم کے لیے بہت ضروری ہیں۔ تو بتاؤ وہ کیا چیز ہے؟ کوئی بتا سکتا ہے؟ ہم کس چیز کی بات کر رہے ہیں؟

ہم دودھ کی بات کر رہے ہیں۔ جسے Milk بھی کہتے ہیں۔ آپ سب اس کا استعمال کسی نہ کسی طرح کرتے ہیں۔ مگر وہ دودھ آتا کہاں سے ہے؟ بچو دودھ ایک قدرتی غذا ہے اور یہ ہمیں گائے، بھینس، بکری سے ہی ملتا ہے اور اسی دودھ سے گھی، مکھن، پنیر اور دہی بھی بنتا ہے۔ وقت بدلنے کے ساتھ ساتھ اس کا استعمال بھی بدل گیا ہے۔ اب اس سے مٹھائیاں، کیک، چاکلیٹ، ٹافی اور نہ جانے کیا کیا بنتا ہے، مگر اس کا ایک استعمال ہمیشہ سے ہوا ہے کہ ہر چھوٹا بچہ اسے پی

کر بڑا ہوتا ہے۔ ارے! سب کا تجسس بڑھنے لگا تو چلو نظم کی طرف بڑھتے ہیں۔ جس کا نام ہے 'ہماری گائے'۔

۱۔ رب کا شکر ادا کر بھائی
جس نے ہماری گائے بنائی
۲۔ اس مالک کو کیوں نہ پکاریں
جس نے پلائیں دودھ کی دھاریں
۳۔ خاک کو اس نے سبزہ بنایا
سبزے کو پھر گائے نے کھایا
۴۔ کل جو گھاس چری تھی بن میں
دودھ بنی وہ گائے کے تھن میں
۵۔ سبحان اللہ! دودھ ہے کیسا
تازہ، گرم، سفید اور میٹھا
۶۔ دودھ میں بھیگی روٹی میری
اس کے کرم نے بخشی سیری
۷۔ دودھ، دہی اور مٹھا مسکا
دے نہ خدا تو کس کے بس کا
۸۔ گائے کو دی کیا اچھی صورت
خوبی کی ہے گویا مورت
۹۔ دانہ، دنکا، بھوسی، چوکر
کھا لیتی ہے سب خوش ہو کر
۱۰۔ کھا کر تنکے اور ٹھٹھیرے
دودھ ہے دیتی شام سویرے
۱۱۔ کیا غریب اور کیسی پیاری
صبح ہوئی جنگل کو سدھاری
۱۲۔ سبزے سے میدان ہرا ہے
جھیل میں پانی صاف بھرا ہے
۱۳۔ پانی موجیں مار رہا ہے
چرواہا پچکار رہا ہے
۱۴۔ پانی پی کر چارا چر کر
شام کو آئی اپنے گھر پر
۱۵۔ دوری میں جو دن ہے کاٹا
بچے کو کس پیار سے چاٹا
۱۶۔ گائے ہمارے حق میں ہے نعمت
دودھ ہے دیتی کھا کے بنسپت
۱۷۔ بچھڑے اس کے بیل بنائے
جو کھیتی کے کام میں آئے
۱۸۔ رب کی حمد و ثنا کر بھائی
جس نے ایسی گائے بنائی

لغت اطفال

الفاظ	معنیٰ	الفاظ	معنیٰ
رب	اللہ	خاک	مٹی
بن	جنگل	مسکا	مکھن
صورت	تصویر	سویرے	صبح
بنسپت	گھاس پھوس	حمد وثنا	اللہ کی تعریف کرنا

دیکھا! کتنی پیاری نظم ہے۔ گائے کی پوری کہانی بیان کر دی کہ وہ کیا کیا کرتی ہے اور کیسے ہمیں دودھ ملتا ہے۔ بات خدا سے شروع ہوتی ہے کیونکہ ہر چیز بنانے والا وہی تو ہے جس نے یہ اتنی پیاری دنیا بنائی۔ بس اسی کا شکر ادا کرتے ہوئے مولوی صاحب کہتے ہیں کہ اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے جس نے یہ پیاری گائے بنائی ہے۔ ہم اس خدا کی تعریف کیوں نہ کریں

جس نے ہمیں میٹھا دودھ پلانے کا انتظام کیا ہے اور اس کے لیے اس نے مٹی میں ہری ہری گھاس اگائی، اس گھاس کو گائے نے کھایا اور پھر وہی ہری ہری گھاس میٹھا میٹھا دودھ بن گئی۔ دودھ بہت میٹھا تازہ، گرم اور سفید ہوتا ہے اور اس میں روٹی بھگو کر کھانے میں بھی بڑا مزہ آتا ہے۔

بچو! آگے نظم میں یہ کہا گیا ہے کہ دودھ ہی سے دہی، مکھن، مٹھا، مٹھائی بنتی ہے۔ اگر خدا نے دودھ نہ بنایا ہوتا تو کس کے بس کی بات تھی کہ وہ دودھ بناتا؟ گائے کی صورت بھی بہت پیاری بنائی ہے۔ گائے دانہ، بھوسی، روٹی گھاس سب کھالیتی ہے اور بہت خوش رہتی ہے۔ پھر صبح و شام تازہ تازہ دودھ دیتی ہے۔ گائے کی زندگی یہ ہے کہ صبح کو جنگل چلی جاتی ہے۔ گھاس پھوس کھاتی ہے۔ ندی سے پانی پیتی ہے۔ پھر اس کا مالک چرواہا اسے پیار سے گھر لے کر آتا ہے۔ گھر آکر وہ اپنے بچے کو پیار کرتی ہے کیونکہ بچہ اس کے ساتھ جنگل میں نہیں جاتا۔ سچ ہے گائے کی شکل میں اللہ نے انسان کے لیے ایک انعام اتارا ہے۔ وہ پیڑ پودے کھا کر ہمیں میٹھا دودھ دیتی ہے۔ آگے بتاتے ہیں کہ اسی کے بچے بڑے ہوکو بچھڑے بن جاتے ہیں جو کھیتوں میں ہل چلانے کے کام آتے ہیں۔ تو بچو! اس رب کی تعریف کیوں نہ کی جائے جس نے اتنی پیاری گائے بنائی۔

اسماعیل میرٹھی نے اور بھی بہت پیاری نظمیں لکھی ہیں جو آپ سب کو بہت پسند آئیں گی۔ بس اپنی ممی سے کہیے کہ وہ نیٹ سے نکال کر آپ کو سنائیں اور یاد کرائیں۔

OO

جوابات ''معلومات کی کسوٹی''

۱۔ نصیرالدین محمد ہمایوں
۲۔ چیین
۳۔ کرن بیدی
۴۔ ممبر آف لیجس لیٹیو اسمبلی
۵۔ ۲۳/ اپریل کو
۶۔ ویلنٹینا تیریشکووا۔
۷۔ مئی کے پہلے اتوار کو
۸۔ آئی این IN
۹۔ کوڈرما
۱۰۔ رسیدی ٹکٹ
۱۱۔ بنگلہ دیش تک
۱۲۔ یکم مئی ۱۹۶۰ء کو
۱۳۔ ڈاکٹر رادھا کرشنن اور ڈاکٹر ذاکر حسین
۱۴۔ ہمنگ برڈ
۱۵۔ ۲۳/ جولائی ۱۹۷۷ء کو مدراس میں
۱۶۔ خان عبدالغفار خان نے
۱۷۔ دریائے ڈینیوب
۱۸۔ صدر جمہوریہ
۱۹۔ ۴۴ بار
۲۰۔ جے پرکاش نارائن کو
۲۱۔ روسی زبان کا
۲۲۔ ابراہیم لودھی کو
۲۳۔ جنرل ضیاء الحق
۲۴۔ کلیمنٹ ایٹلی
۲۵۔ ۵ سال کے لیے

جوابات ادبی دماغی ورزش

سلسلہ (۸۲)

۱۔ دوا
۲۔ ڈر
۳۔ نتیجہ
۴۔ رفتہ
۵۔ رحمت
۶۔ سفر
۷۔ راستہ
۸۔ تشویش
۹۔ بشر
۱۰۔ ٹہنی